بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید معصوم صلی اللہ علیہ وسلم

کی

محفوظ بیٹیاں

اور

امت کو سبق

جسمیں قرآن، حدیث کے شواہد، فقہ جعفری کے معتبر حوالہ جات سے یہ حقیقت عیاں کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ کے تین بیٹے اور چار سگی بیٹیاں تھیں جن کیلئے آپؐ نے باحیاء، بہادر، حفاظ قرآن، مخلص مومن، جنت کے وارث گھرانے منتخب فرمائے۔ اور اسمیں پوری امت کیلئے اسوہ حسنہ ہے کہ اپنی اولاد کی بھلائی سوچنا اسلام کا اہم مسئلہ ہے

مؤلفہ شیخ المعقول والمنقول حضرت
مولانا محمد یوسف مدظلہ العالی
مہتمم مدرسہ عربیہ عثمانیہ چک ۸۸/P

ناشر:۔ افقر الی اللہ عبدالرشید چاچڑ
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ سبحانیہ بانو بازار نزد موتی مسجد رحیم یار خان

قیمت ۔/۳ روپے

Scanned by CamScanner

فہرست

عرض ناشر	۳	سوال نمبر ۶	۱۴	سوال نمبر ۱۱	۲۹
الانتساب	۴	سوال نمبر ۷	۱۴	سوال نمبر ۱۲	۲۹
تمہید	۵	شجرہ	۱۵	سوال نمبر ۱۳	۲۹
فرمان الٰہی	۷	سوال نمبر ۸	۱۸	سوال نمبر ۱۴	۲۹
فرمان امام باقرؒ	۷	عقیدہ اہل سنت والجماعت	۲۵	سوال نمبر ۱۵	۲۹
فرمان امام جعفر صادقؒ	۷	خلاصہ	۲۷	سوال نمبر ۱۶	۲۹
الحاصل	۸	سوالات بر اہل تشیع	۲۷	سوال نمبر ۱۷	۲۹
عقیدۃ العلیٰ فی بنات النبیؐ	۹	از اہل سنت والجماعت	۲۷	سوال نمبر ۱۸	۲۹
،، عبداللہ ابن عباسؓ	۱۰	سوال نمبر ۱	۲۷	سوال نمبر ۱۹	۲۹
تائید امام جعفر صادقؒ	۱۱	سوال نمبر ۲	۲۷	سوال نمبر ۲۰	۳۰
سوالات از روافض	۱۱	سوال نمبر ۳	۲۸	سوال نمبر ۲۱	۳۰
بر اہل سنت والجماعت	۱۱	سوال نمبر ۴	۲۸	سوال نمبر ۲۲	۳۰
سوال نمبر ۱	۱۱	سوال نمبر ۵	۲۸	سوال نمبر ۲۳	۳۰
ضروری ہدایت	۱۲	سوال نمبر ۶	۲۸	سوال نمبر ۲۴	۳۰
سوال نمبر ۲	۱۲	سوال نمبر ۷	۲۸	سوال نمبر ۲۵	۳۱
سوال نمبر ۳	۱۳	سوال نمبر ۸	۲۸	سوال نمبر ۲۶	۳۱
سوال نمبر ۴	۱۳	سوال نمبر ۹	۲۸	سوال نمبر ۲۷	۳۱
سوال نمبر ۵	۱۴	سوال نمبر ۱۰	۲۸	سوال نمبر ۲۸	۳۱
				آخری گزارش	۳۲

Scanned by CamScanner

عرضِ ناشر

قارئینِ کرام ، ہمارے علاقے میں لوگوں نے چند غلط مسئلے یاد کر رکھے ہیں مثلاً یہ کہ حضور علیہ السلام کی فقط ایک صاحبزادی ہے نہ کہ چار ، خلافت حضرت علیؓ کا حق تھا۔ دوسروں نے غصب کرلیا ماہ محرم میں ماتم کرنا کارِ خیر ہے ، فدک اہل بیت کا حق تھا جو انہیں نہیں دیا گیا وغیرہ وغیرہ ۔ پھر اسی پر چند دنوں سے مزید زور لگایا جا رہا ہے جن کے باعث سادہ لوح مسلمان ان کے پھندوں میں پھنستے جا رہے ہیں ۔ چنانچہ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ چند ایسے رسائل شائع کرکے لوگوں کو دیے جائیں جو عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ مختصر ہوں تاکہ لوگوں پر اصل حقیقت واضح ہو جائے ۔ چنانچہ یہ رسالہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے تو اس سلسلے میں میں نے جس ہستی کا انتخاب کیا وہ اپنے علاقے کی جانی پہچانی ہر دلعزیز شخصیت ، شیخ المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی ہیں چنانچہ میں نے ان سے گزارش کی کہ حضرت اس موضوع پر چند رسائل لکھیں جسے حضرت نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود بخوشی قبول فرمایا۔ اور چند صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ بنام (سیدِ معصوم کی محفوظ بیٹیاں اور امت کو سبق) تیار فرما دیا ۔ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے پھر اس موقع پر میں مولانا امداد اللہ صاحب اعوان اور مولانا خالد محمود صاحب رحیم یار خانی اور مولانا عبدالرحمان صاحب راجی پوری کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تعاون فرمایا ۔

از
عبدالرشید چاچڑ

Scanned by CamScanner

۴۸۶

الانتساب

بندہ کے والد ماجد الحافظ عبدالستار مرحوم تخلص حافظؔ متولد ۱۹۱۴ء متوفی اپریل ۱۹۸۰ء جو سرائیکی زبان کے مشہور شاعر تھے اور بندہ کو عموماً نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ کسی سے انتقام نہیں لینا بلکہ صبر و تحمل سے زندگی بسر کرنی ہے اور طمع و لالچ سے پاک رہنا کیونکہ لالچ اور خودی نیکی کو تلوار کی طرح کاٹ ڈالتی ہے۔

قدرتاً بندہ یہ کتاب لکھ رہا تھا کہ والد ماجد نے داعی اجل کو لبیک کہا حتی کہ کچھ حصہ کتاب کا بندہ نے ہسپتال میں ساتھ رہتے ہوئے پورا کیا۔ جبکہ ان کا انتقال بھی ہسپتال میں ہوا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) اللہ تعالیٰ کتاب ہذا کا ثواب اُنکی روح مبارک کو عنایت فرمائے اور انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے آمین۔ اور رب العزت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سب کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین

ح حارص حرص ہوس وچ ہسدیں تیڈے خاک دے نال لبیرے ہو
خاک دی چادر یار پولیسن مٹیاں دے لا ڈھیرے ہو
منکر سوال نکیر کریسن آ تول عمل کمئے اُتھ کیرسے ہو
رتیاں ملسے پلڑے نیں اُتھ منشر دی پچھیں سیرے ہو
حافظ کر سامان سفر دا جتھ صدریاں لیسیں ڈیرے ہو

(ابوالفتح محمد یوسف عفی عنہ)

Scanned by CamScanner

تمہید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی و الذی اخرج المرعی والذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل یسبح لہ السموت والارض ومن فیھن یعلم الجھر بالقول واخفی واصطفی من بنی آدم بنی کنانۃ ثم القریش ثم بنی ھاشم ثم من جبل علی اصل الفطرۃ المستقیمۃ والسجیۃ القویمۃ شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء وامنا زیاھلہ المھدیین المستکملین واصحابہ الھادین المسترشدین عن الخلق کافۃ صلی اللّٰہ علیہ وعلیھم اجمعین وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً ۔

اما بعد - جس پرفتن اور نازک دور سے مسلمان گذر رہا ہے ۔ وہ اہل بصیرت کے سامنے عیاں ہے جس کا حتمی تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی غلطیوں کو پہلے گھر بیٹھ کر سوچیں اور پھر ان کا مداوی کر کے اس صراط مستقیم پر جو آدمؑ سے خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور پھر قیامت تک متعین ہے ایک ہو کر قدم رکھیں اور پھر باطل کے ساتھ نبرد آزما ہوں ۔ جب تک اپنے مذہب کو صحیح طور پر نہیں سمجھ پاتا ۔ جو ہر حرکت کی روح اور تحریک کی جان ہے اور بغیر روح کے کوئی منزل طے نہیں ہو سکتی۔ وہ کیسے اتنی بڑی توتوں سے دست و گریباں ہو سکتا ہے اور پھر یہ ایک فطرتی چیز ہے ۔ کہ جب انسان اپنے ہاں ایک

نظریہ یا ارادہ رکھتا ہے اس کے خلاف چاہے جتنی سنجیدگی کی چیز ہو سننے پڑھنے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوتا اور یہی تنگ نظری اصل وجہ ہے ساری خرابیوں کی اسلام میں تحمل اور بردباری کی بہت تعریف کی گئی ہے کہ دوسروں کی رائے کو کم از کم پہلے آدمی سنے پھر تسلی سے سوچے اور پھر اپنے اور مقابل نظریہ کو توازن دے تب کوئی صحیح نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے اسی بنا پر چند مسائل یکے بعد دیگرے پیش خدمت ہیں حوصلے اور اطمینان سے پڑھتے جائیں اور دعائیں دیتے جائیں جن میں سے پہلا مسئلہ ہے نبی کی بیٹیوں کا کہ آپ کی چار صاحبزادیں تھیں، بی بی زینب رض بی بی رقیہ رض۔ بی بی ام کلثوم رض۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ نے انہیں تربیت دی۔ پھر ان کی شادیں کیں تین کا انتقال آپ کی زندگی میں ہو گیا تھا اور بی بی فاطمہ رض تقریباً چھ ماہ بعد فوت ہوئیں ہمارے عوام کو ان میں سے تین کا انکار کر کے دھوکہ میں ڈالا جاتا ہے حالانکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جو اظہر من الشمس ہے کہ کسی شیعہ و سنی کی معتبر کتاب کا حوالہ صرف ایک بیٹی پر خارج از امکان ہے بلکہ اس کے خلاف قرآن اور احادیث نمایاں طور پر ثابت فرما رہے ہیں لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ آپ کی چار صاحبزادیاں تھیں صرف ایک کا عقیدہ اور تین کا انکار قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ راست پر رکھے اور قیامت میں اپنے مخصوص مقربین کے زمرہ میں داخل فرمائے۔ آمین

اب ذرا وسعت ظرفی سے حوالہ جات پڑھتے جائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کرتے جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

Scanned by CamScanner

(۱) فرمان ربّ العالمین

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ (پ ۲۲ احزاب)

ترجمہ :۔ اے نبیؐ تم اپنی ازواج سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں سے گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ (ترجمہ مقبول)

(۲) فرمان امام باقرؑ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ أَبِي مَا زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَائِرَ بَنَاتِهِ وَلَا تَزَوَّجَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٍّ۔

ترجمہ :۔ امام ابو عبداللہ (جعفر صادقؑ) راوی ہیں اپنے باپ (امام محمد باقرؑ) سے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے نہ تو ساڑھے بارہ اوقیہ سے زائد پر اپنی تمامی بیٹیوں کا نکاح کرایا اور نہ خود اس سے زائد پر کسی بیوی سے نکاح فرمایا۔

الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ وَالنَّشُّ عِشْرُونَ دِرْهَمًا (الفروع الکافی ج ۵ ص ۳۷۶ باب السنۃ فی المہور)۔

(ف) ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے مجموعہ پانچ سو درہم مہر بنے گی۔

(۳) فرمان امام جعفر صادقؑ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کے

Scanned by CamScanner

وَآلِهِ أَبَا بَنَاتٍ (الفروع الکافی ص۵ ج۶ باب فضل البنات ومن لا یحضر الفقیہ ص۱۳۰ ج۳ باب فضل الاولاد	باپ تھے۔

الحاصل

قرآن حکیم و فرمان امام باقرؒ و فرمان امام جعفر صادقؒ سے بھی ثابت ہوا کہ آپ کی متعدد بیٹیں تھیں اب مزید تفصیل پوچھتے ہیں کہ ان کی کُل تعداد کتنی تھی اور کب پیدا ہوئیں شیعوں کی معتبر کتاب اصول الکافی جس کے بارے میں امام مہدی نے فرمایا۔ "کافٍ لشیعتنا" (مقدمہ اصول الکافی ص۳۱ ج۱) کہ یہ میرے شیعوں کے لیے کافی ہے میں وضاحت سے موجود ہے ملاحظہ فرماویں۔

(۴) وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ
ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ
لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ
كُلْثُومٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ
الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا
السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَمْ
يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ
عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ

ترجمہ:۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس
سال کے تھے کہ بی بی خدیجہ رض سے نکاح
ہوا پس اسی بی بی کے پیٹ سے نبوت
ملنے سے پہلے آپ کیلئے ایک بیٹا حضرت
قاسم رض اور تین بیٹیں بی بی رقیہ رض اور
بی بی زینب رض اور بی بی کلثوم رض پیدا
ہوئیں۔ اور نبوت ملنے کے بعد اسی
بی بی سے ایک بیٹا جسے طیب رض و طاہر رض
کہتے ہیں اور بی بی فاطمہ پیدا ہوئے اور

Scanned by CamScanner

وَالطَّاهِرُ وُلِدَ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ
(اصول الکافی ص ۴۳۹ ج ۱ باب مولد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) و وفاتہ)

اور بعض روایتوں میں یہ ہے کہ نبوت ملنے کے بعد صرف بی بی فاطمۃ الزہرا رض پیدا ہوئی ہیں طیب کا طاہر رض بھی باقی اولاد کی طرح نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہو چکے تھے ۔

اتنے واضح ثبوت کے بعد بھی اگر کوئی کج فہم شک کی مرض میں مبتلا ہو تو اسے خود نبی علیہ السلام کے فرمان پر غور کرنا چاہیے جو کہ معتبر سند والے شیعہ کی معتبر کتابوں میں موجود ہے ۔

(۵) و در حدیث معتبر از حضرت امام جعفر صادق منقول است کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود خدیجہ رض او را خدا رحمت کند از من طاہر و مطہر بہم رسانید کہ او عبد اللہ بود و قاسم را آورد و رقیہ و فاطمہ و زینب و ام کلثوم از و بہم رسیدند ۔
(حیات القلوب ص ۷۱۸ ج ۲ باب پنجم در بیان فضائل خدیجہ رض)

ترجمہ: معتبر حدیث میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خدیجہ پر رحمت فرمائے کہ اس سے ۲ دو بیٹے طاہر رض و مطہر رض جس کا نام حضرت عبد اللہ تھا اور دوسرا بیٹا حضرت قاسم اور چار بیٹیں بی بی رقیہ اور فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم مجھے عنایت ہوئے ۔

عقیدۃ العلی فی بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت علی رض کا بھی یہی عقیدہ تھا اسی لیے حضرت عثمان غنی رض کے ساتھ گفتگو

Scanned by CamScanner

فرماتے ہوئے ان الفاظ میں ان کا شان بیان فرمایا۔

(۶) وانت اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشیجۃ رحم منھما وقد نلت من صھرہ ما لم ینالا (نہج البلاغۃ ص ۲۶ خطبہ ۱۶۳)

(وعلی ھامشہ)

فلانہ تزوج بنتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ وام کلثوم توفیت الاولی وزوجہ النبی بالثانیۃ۔

ترجمہ:۔ (اے عثمان) تو رشتہ داری کی حیثیت سے شیخین سے حضورؐ کے نزدیک تر ہے اور آپکو حضورؐ کی دامادی کا وہ شرف حاصل ہوا جو اُن دونوں کو نہیں ہو سکا

(ترجمہ برحاشیہ نہج البلاغۃ)

(صھر) اس وجہ سے کہ حضرت عثمانؓ کا نکاح حضور علیہ السلام کی دو بیٹیوں رقیہ اور ام کلثوم سے یکے بعد دیگرے ہوا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس کا بھی یہی عقیدہ تھا

(۷) قال ابن عباس اول من ولد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قبل النبوۃ القاسم ویکنی بہ ثم زینب ثم رقیۃ ثم فاطمۃ ثم ام کلثوم ثم ولد لہ فی الاسلام عبد اللہ فسمی الطیب والطاھر وامھم

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مکہ معظمہ میں حضور رسول اکرمؐ کو نبوت سے قبل قاسم پیدا ہوئے جن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی پھر زینب پھر رقیہ پھر فاطمہ پھر ام کلثوم پیدا ہوئیں پھر بعثت نبوت کے بعد آپ کو عبداللہ پیدا ہوئے

Scanned by CamScanner

جَمِیْعاً خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلَدْ (مرآۃ العقول ص۳۵۲) ھکذا فی کتب اہل السنۃ والجماعت کما فی المستدرک ص۱۸۲ ج۳ کتاب معرفۃ الصحابۃ والبدایۃ والنہایۃ ص۲۹۴ ج۲-۱)

جن کو طیب وطاہر کہا گیا اور ان سب کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجۃ بنت خویلد تھیں۔ اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں بھی یہی حدیث موجود ہے جیسا کہ مستدرک اور بدایۃ میں مذکور ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے بھی تائید فرمائی ہے

بسند معتبر از حضرت صادقؒ روایت کردہ است کہ از برائے رسول خدا از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم فاطمہ وام کلثوم و رقیہ و زینب۔ (حیات القلوب ص۷۱۸ ج۲ باب ۵۱ ج۲ در بیان احوال اولاد و امجاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:۔ حضرت صادقؒ سے معتبر سند کے ساتھ روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے بی بی خدیجہ سے طاہر و قاسم فاطمہؓ وام کلثومؓ و رقیہؓ و زینبؓ پیدا ہوئے۔

سوالات از روافض بر اہل السنۃ والجماعۃ

سوال ۱ :۔ زینب، رقیہ، ام کلثوم، بی بی خدیجہ رضؓ سے پہلے شوہر سے تھیں حضور کی ربیبہ تھیں یا بی بی ہالہ ہمشیرہ خدیجہ کی لڑکیاں تھیں حضور نے تربیت کی تھی۔

Scanned by CamScanner

جواب برنفی ایں دو قول روایات معتبرہ دلالت میکنند (حیات القلوب ص۵۶۲ ج۲)	ترجمہ :۔ یہ دونوں قول روایات معتبرہ سے مردود ہیں ۔

ضروری ہدایت مذکورہ سوال کی تائید میں جہاں بھی سنیوں کی کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں پوری خیانت کی گئی ہے یا تو سنیوں نے اس قول کو ذکر کیا ہے رد کرنے کے لئے اور انہوں نے حوالہ بنا لیا ہے یا رقیہ رض ام کلثوم رض زینب رض کے ہم نام دوسری عورتوں کی سوانح کو حوالے کے وقت ان بیبیوں کے ساتھ چسپاں کیا گیا ہے ۔

سوال ۲ واقعہ مباہلہ اور واقعہ تطہیر میں کیوں شامل نہیں کی گئیں ۔

جواب آیت تطہیر ۹ھ نازل ہوئی تفسیر حسینی پارہ ۲۲ اور آیت مباہلہ ۱۰ھ میں نازل ہوئی اور یہ تینوں بیٹیاں پہلے فوت ہو چکی تھیں جیسا کہ ذیل میں مذکور ہے ۔

و رقیہ در سال دوم ہجری در ہنگامیکہ جنگ بدر بود وفات کرد ۔ (منتہی الامال ص۸۰ ج۱)	ترجمہ :۔ اور بی بی رقیہ ۲ھ جنگ بدر کے زمانہ میں فوت ہو گئیں تھیں ۔
زینب در مدینہ در سال ہفتم ہجرت و در برو یتے روایت در سال ہشتم بر حمۃ ایزدی واصل شد (حیات القلوب ص۵۶ ج۲)	اور بی بی زینب مدینہ شریف میں ۷ھ میں اور ایک روایت میں ۸ھ میں فوت ہو گئی تھیں
سوم ام کلثوم را و را نیز عثمان بعد از رقیہ تزویج	اور تیسری بی بی ام کلثوم رض کہ اس کو بھی بی بی رقیہ کے بعد حضرت عثمان رض کے نکاح میں حضور نے دیدیا تھا

Scanned by CamScanner

نمود و گویند کہ در سال ہفتم ہجرت برحمۃ ایزدی واصل شد۔ حیات القلوب ص۵۲ ج۲ باب ۵۱ در بیان اولاد آنحضرتؐ	کہتے ہیں ۷ ھ میں فوت ہو گئیں

سوال ۳ اگر حضورؐ کی بیٹیاں ہوتیں تو ان کی شادی ابولہب کے لڑکوں سے نہ ہوتی۔

جواب ۱۔ شادی نہیں ہوئی صرف نکاح ہوا۔

عتبہ پسر ابولہب اورا تزوج نمود در مکہ و پیش از دخول اورا طلاق گفت ص۵۶ ج۲ حیات القلوب و فی الاصابۃ ج۴ ص۲۹۷ فطلقہا قبل الدخول	ترجمہ:۔ ابولہب کے بیٹے عتبہ سے سیدہ رقیہ کا مکہ میں نکاح ہوا تھا شادی سے پہلے اس نے طلاق دیدی تھی

اصابۃ میں ہے کہ عتبہ اور عتیبہ دونوں نے حضرت رقیہ وام کلثوم کو رخصتی سے پہلے طلاق دیدی تھی حضورؐ ام کلثوم تو سب سے چھوٹی تھی۔

سوال ۴ پھر کافروں سے نکاح کیوں کرایا۔

جواب:۔ حرمت سے پہلے نکاح ہوا تھا۔

ممکن است کہ تزویج کردن حضرت دختران خود را یا دختران خدیجہؓ را باد پیش از آں باشد کہ حق تعالیٰ حرام گردانید دختر دادن بکافراں را۔ حیات القلوب ص۵۶ ج۲ مشہور آنست کہ دختران آں حضرت	ترجمہ:۔ ممکن ہے کہ حضرت عثمانؓ کو حضورؐ نے اپنی بیٹیاں یا حضرت خدیجہ کی بیٹیاں اس وقت نکاح کر دیں تھیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو لڑکیاں دینا حرام نہ کیا تھا۔ مشہور یہی ہے کہ حضورؐ کی چار صاحبزادیاں

چہار نفر بودند وہمہ از حضرت خدیجہ رض
وجود آمدند، اول زینب د حضرت پیش
از بعثت وحرام شدن دختر بکافراں
دادن اورا با بی العاص ابن ربیع
تزویج نمود (حیات القلوب ص ۵۶۰ ج ۲)

كَانَ يَجُوْزُ فِي شَرْعِهٖ تَزْوِيْجُ الْمُؤْمِنَةِ
مِنَ الْكَافِرِ وَكَذَا كَانَ يَجُوْزُ
اَيْضًا فِي مُبْتَدَاِ الْاِسْلَامِ وَقَدْ
زَوَّجَ النَّبِيُّ بِنْتَهٗ مِنْ اَبِي الْعَاصِ
ابْنِ رَبِيْعٍ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ ثُمَّ نُسِخَ
ذٰلِكَ (تفسیر مجمع البیان ص ۱۸ ج ۳)

تھیں جو سب حضرت خدیجہ سے پیدا
ہوئی تھیں جن کا نکاح حضورؐ نے اپنی
بعثت سے قبل اور کافروں کو لڑکی
دینے کی حرمت سے پہلے ابوالعاص ابن
ربیع سے کر دیا تھا۔

ترجمہ :۔ حضرت لوطؑ کی شرع میں
مومنہ کی شادی کافر سے جائز تھی اسی طرح
ابتدا اسلام میں بھی جائز تھی جس کے باعث
نبیؐ نے اپنی بیٹی کی شادی ابوالعاص بن
ربیع کے ساتھ اس کے اسلام لانے سے
کر دی تھی پھر یہ حکم اسلام میں منسوخ ہو گیا

سوال ۵ امتی کے ساتھ نبی کی بیٹیوں کا نکاح کیسے جائز ہے

جواب :۔ حضرت علی رض بھی امتی تھے کیونکہ آپ نے نبی پر کلمہ پڑھا تھا۔

سوال ۶ امتی بھی تھے لیکن جدی بھی تھے

جواب حضرت عثمان رض و حضرت ابوالعاص بھی جدی تھے حضور کے تیسرے دادے عبد مناف کی اولاد سے تھے۔

سوال :۔ کیا غیر ہاشمی ہاشمیہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔

جواب :۔ ہاں کر سکتا ہے شیعہ کتب کی رو سے کفو پاک و امتی اور

Scanned by CamScanner

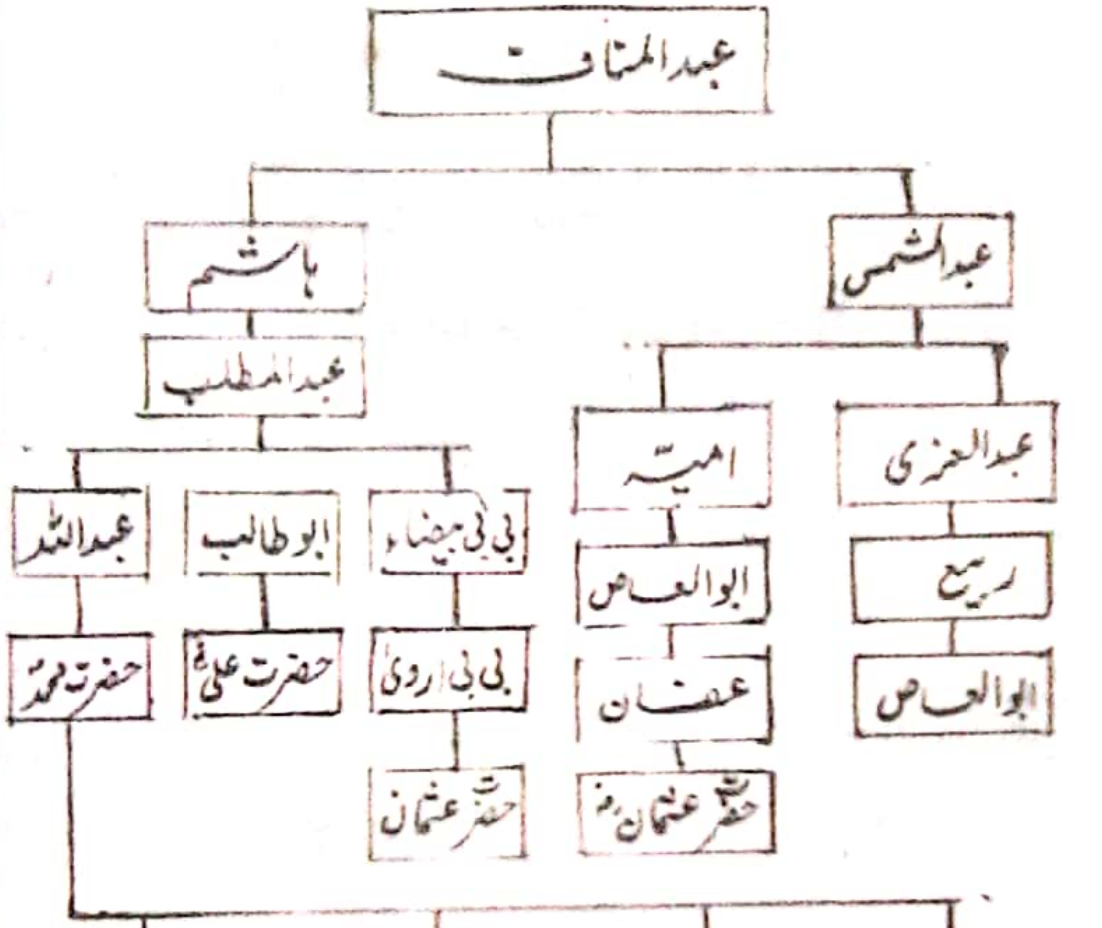

سیدہ زینب رضؓ

نبوت ملنے سے دس سال پہلے پیدا ہوئیں اور سات یا آٹھ ہجری میں وفات پائی حضرت ابوالعاص سے نکاح ہوا۔ صرف ایک بیٹا حضرت علی پیدا ہوا۔ جو قریب بلوغ فوت ہوگیا اور ایک بیٹی بی بی امامہ رضؓ جن کا نکاح حضرت علیؓ سے حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد ہوا اور حضرت علی بی بی امامہ کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

سیدہ رقیہ

حضرت عثمانؓ سے مکہ شریف میں شادی ہوئی ایک بیٹا حضرت عبداللہ پیدا ہوا جو چھ سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔ اور بی بی رقیہ رضؓ دو ہجری میں فوت ہوئیں

سیدہ ام کلثوم رضؓ

آپ رضؓ حضورؐ کی چھوٹی بیٹی ہیں بی بی رقیہؓ کی وفات کے بعد آپ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا۔ ۹ھ میں وفات پائی اور ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی

سیدہ فاطمہ رضؓ

نبوت ملنے سے ایک سال قبل پیدا ہوئیں اور ۱۱ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی حضرت علی رضؓ سے مدینہ منورہ میں شادی ہوئی جن سے حضرت حسن رضؓ و حسین اور بی بی زینب رضؓ (جن کا نکاح حضرت علیؓ کے بھتیجے عبداللہ بن جعفر سے ہوا) اور ام کلثوم پیدا ہوئیں (جن کا نکاح حضرت عمر رضؓ سے ہوا۔

Scanned by CamScanner

وسعتِ رزق سے ہے نا کہ نسب یا خاندان سے ۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اَلْکُفُوُ اَنْ یَکُوْنَ عَفِیْفاً وَعِنْدَہٗ یَسَارٌ	ترجمہ :۔ امام باقر فرماتے ہیں ۔کہ کفو یہ ہے کہ مرد پاک دامن اور صاحب وسعت ہو

(تہذیب الاحکام ص ۳۹۴ ج ۷ باب الکفارۃ فی النکاح)

اسی لیے حضور علیہ السلام نے زبیر بن عبد المطلب کی بیٹی بی بی ضبیعہ کا نکاح مقداد بن اسود کندی سے کر دیا تھا ۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ زَوَّجَ الْمِقْدَادَ بْنَ اَسْوَدَ الْکِنْدِیْ ضُبَاعَۃَ (ضُبَیْعَہ) بِنْتَ زُبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَاِنَّمَا زَوَّجَہٗ لِتَتَّضِعَ الْمَنَاکِحُ وَلِیَتَأَسَّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَلِیَعْلَمُوْا اَنَّ اَکْرَمَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاھُمْ ۔	ترجمہ :۔ امام باقر فرماتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچا زاد بن زبیر ابن عبد المطلب کی بیٹی بی بی ضباعہ کا نکاح حضرت مقداد بن اسود کندی سے کر دیا تھا اور وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ عورتوں کا فخر کم ہو جائے اور لوگ آپ کی اقتدا کرنے لگ جائیں اور لوگوں کو یہ یقین ہو جائے کہ اللہ کے ہاں وہ مکرم ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے ۔

(تہذیب الاحکام ص ۳۹۵ ج ۷ باب الکفارۃ فی النکاح)

اسی لئے ہشام ابن حکم نے بروایت امام جعفر صادق سائل کو تفصیل سے

Scanned by CamScanner

جواب دیا کہ اسلام میں نسل کا نکاح اور قصاص کے بارہ میں کوئی فرق نہیں

لقی هشام بن الحکم بعض الخوارج فقال یا هشام ما تقول فی العجم یجوز ان یتزوجوا فی العرب قال نعم قال فالعرب تتزوج فی قریش قال نعم قال فقریش تتزوج فی بنی هاشم قال نعم قال عمن اخذت هذا قال عن جعفر بن محمد علیه السلام سمعته یقول تتکافی دماؤکم ولا تتکافی فروجکم قال فخرج الخارجی حتی اتی ابا عبد الله علیه السلام فقال انی لقیت هشاما فسألته عن کذا فاخبرنی بکذا وکذا فذکر انه سمعه منک فقال نعم قد قلت ذلک

تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۳۹۵

ترجمہ: کسی خارجی کی ہشام بن حکم سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا اے ہشام کیا فرمان ہے تیرا عجمیوں کے بارہ میں کہ عربیوں میں نکاح کر سکتے ہیں کہا ہاں اس نے کہا پھر عربی قریش میں نکاح کر سکتے ہیں کہا ہاں اس نے کہا پھر قریش ہاشمیوں میں نکاح کر سکتے ہیں کہا ہاں اس نے کہا کس سے یہ مسئلہ لیا ہے ہشام نے کہا میں نے جعفر بن محمد سے سنا تھا فرماتے تھے کہ خون آپس میں برابر ہو سکتے ہیں اور نکاح میں برابر نہیں ہو سکتے کہتا ہے راوی کہ پھر وہ خارجی وہاں سے روانہ ہوا یہاں تک کہ امام جعفر صادقؑ کے پاس پہنچا اور کہا کہ میری ملاقات ہشام سے ہوئی ہے اور اس سے فلاں چیز کے متعلق سوال کیا ہے اور اس نے فلاں فلاں جواب دیا ہے

Scanned by CamScanner

باب الکفارۃ فی النکاح) | اور آپ کے نام لکھتا ہے تو امام جعفرؒ نے فرمایا ہے واقعی میں نے کہا ہے ۔

سوال : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ضرور نیک ہوں یا کوئی شان ہو حضرت نوح کا بیٹا بھی تو کافر تھا ۔

جواب :۔ یہ بات تو اپنے مقام پہ بجا ہے کہ محض نسب کارگر نہیں لیکن اگر نسب کے ساتھ ایمان ہو تو حضرت فاطمہ رضؓ و حسنینؓ شان والے ہوسکتے ہیں تو باقی بناتِ ثلاثہ نے کونسا جرم کیا تھا جس کی وجہ سے انہیں اشرف المخلوقات کے نسب سے بھی منقطع کیا جا رہا ہے کیا یہی حب آلِ رسولؐ ہے ذرا اپنے آئمہ اور کتاب سے تو پوچھیں کہ ان کا کیا مقام ہے اور ان کے ساتھ عداوت و بغض رکھنے والے کا کیا مقام ہے ۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد حسن طوسی متوفی ۴۶۰ھ جو اہل تشیع کے مشہور متکلم فقیہ اور مجتہد فی الروایت والدرایت تھے تہذیب الاحکام جو کہ شیعہ کے صحاح اربعہ میں سے ہے رقم طراز ہیں کہ رمضان شریف میں دن کے دس اجزاء میں سے ہر ہر جزء میں کیا کیا ورد کرنا چاہیئے اور دسویں حصے کے لئے ایک لمبی دعا کے ضمن میں یہ کلمات موجود ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ ابْنَیْ نَبِیِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّةَ بِنْتِ	ترجمہ :۔ اے اللہ رحمت بھیج اوپر قاسم اور طاہر کے جو تیرے نبیؐ کے بیٹے ہیں اے اللہ رحمت

نَبِيِّكَ وَالْعَنْ مَنْ آذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى ذُرِّيَّةِ نَبِيِّكَ

(تہذیب الاحکام ص ۱۲۰ ج ۳ باب الدعاء فی کل یوم من شہر رمضان)

بھیج اوپر بی بی رقیہ کے جو تیرے نبی کی بیٹی ہے اور لعنت بھیج اس شخص پر جو اس بیٹی کے بارہ میں تیرے نبی کو ستائے اے اللہ رحمت بھیج بی بی ام کلثوم پر جو تیرے نبی کی بیٹی ہے اور لعنت بھیج اس پر جو اس بیٹی کے بارہ میں تیرے نبی کو دکھ پہنچائے اے اللہ رحمت بھیج اپنے نبی کی اولاد پر۔

اور بعینہ یہی کلمات تہذیب الاحکام کے اس صفحے ۱۲۰ پر بی بی فاطمۃ الزہرا کے حق میں اور ان کے دشمنوں کے بارہ میں موجود ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ وَالْعَنْ مَنْ آذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا۔

ترجمہ: اے اللہ رحمت فرما بی بی فاطمہ رض پر جو تیرے نبی محمد ص کی بیٹی ہے اور لعنت فرما اس پر جو تیرے نبی کو اس بیٹی کے بارہ میں ستائے۔

یہ ہے شیعہ محققین کی شہادت کہ رقیہ ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن نبی علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں اور تینوں کیلئے درود پڑھنا ایک قدردانی اور نبی کو خوش کرنا ایک وردِ جان اور وظیفہ رمضان

Scanned by CamScanner

ہے۔

نیز اس وظیفہ کا حصہ یہ بھی ہے کہ جو ان کو بیٹیں فرمانے ان پر الزام تراشے گالی گلوچ استعمال کرے یا کہے کہ العیاذ باللہ یہ کافروں کے قبضے میں رہیں العیاذ باللہ کافروں کے دستِ نگر رہیں العیاذ باللہ زندگی بھر منافقوں کے کپڑے دھوتی رہیں، غداروں کی خدمت کرتی رہیں۔ اور نبیؐ العیاذ باللہ اپنی بیٹیوں کی خستہ حالی اپنی آنکھوں سے دیکھتے بھی رہے۔ قوت و طاقت بھی تھی کافروں کی بیٹیوں پر ترس بھی کھاتے رہے لیکن اپنی بیٹیوں کی دیکھ بھال نہ ہو سکی یہ سب چیزیں نبی کو ستانا نہیں تو اور کونسی خدمت ہے اسی لئے دعا میں کہا گیا ہے کہ ہر نبی کے دکھ پہنچانے والے پر لعنت اور پھٹکار ہو۔ جو فاطمہؓ کو برا کہے یا رقیہ و ام کلثوم کو گندہ کہے ہر وہ شخص لعنتی نبی کے گھرانے کا دشمن آلِ رسول کا بغیض اور راندہ ہوا درگاہِ رب العزت ہے باقی رہی بات بی بی زینب کی تو اس کا شان نبیؐ کی چھوٹی صاحبزادی حسنین کی ماں فاطمۃ الزہراؑ سے پوچھیں جبکہ سب عذروں کو بالائے طاق رکھ کر خود نماز جنازہ اپنی بڑی بہن کا پڑھ رہی ہیں

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ	ترجمہ:۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ کہ
اِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	بی بی زینب جو کہ بیٹی ہیں نبیؐ کی فوت ہو گئیں
وَآلِهٖ تُوُفِّيَتْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا	اور بیشک بی بی فاطمہ اپنے خاندان کی
السَّلَامُ خَرَجَتْ فِيْ نِسَائِهَا فَصَلَّتْ	اور عورتوں کے ساتھ تشریف لے آئیں۔
عَلٰى اُخْتِهَا (تہذیب الاحکام ص ۳۳۳ ج ۳)	اور اپنی بہن پر نماز جنازہ ادا فرمایا۔

باب الصلوٰۃ علی الاموات)

دراصل یہ ساری دشمنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے ہے ان کے شان کو ٹھکرانے کے لئے سرے سے نبوت کے گھرانے پر سب و شتم سے باز نہیں آتے ذرا اپنی بیٹیوں کا تصور تو فرما دیکھیں کہ اگر کوئی ذرہ برابر حرف شکایت کہہ بیٹھے تو جان سے کیا گذرتی ہے لا وارث صرف نبی کی بیٹیاں سمجھی گئی ہیں روز حشر ہو گا فاطمہ رضہ کی پیاری بہنیں ایک ساتھ کھڑی ہونگی اور پھر حضرت علی کی سالیں اور بھتیجیں اور پھر خدیجۃ الکبریٰ رضہ کی باحیا بیٹیاں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر پارسا صاحبزادیں اور حسنین کی خالات باصفا جب اپنا دوپٹہ پھیلا کے اپنے درد کی داستان احکام الحاکمین کے سامنے پیش کریں گی تو پھر فرمادیں کہ کس کی غیرت گوارا کرے گی کہ مقدس گھرانے کی ہتک کو درگذر کر دیا جائے آخرت سے پہلے اگر یہ صاحبان سوچ لیں تو اپنے منہ پر مردوں کے سامنے رسوائی سے بچ جائیں گے باقی حضرت آسیہ زن فرعون ملعون پر قیاس آپ کی دیدہ دانستہ دلیری ہے بی بی آسیہ نہ کسی نبی کی بیٹی تھی اور نہ نبی نے نکاح کرایا تھا۔ یہاں تو نبی نے خود حضرت عثمان سے نکاح فرمادیا ہے اور نکاح کے لیے کفو شرط ہے تو نبی نے حضرت عثمان رضہ کو کفو تسلیم فرمایا اور یہ حضرت عثمان رضہ کے سچے مومن ہونے کی دلیل ہے ذرا اصول پر پڑھئے۔

عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ	ترجمہ: حضرت علی نے روایت کی ہے
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم آپ کے پاس تھے
یَوْمًا نَحْنُ عِنْدَہٗ اِذَا جَاءَکُمْ	تو آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس ایسا
مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَہٗ وَدِیْنَہٗ	آدمی آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم
فَزَوِّجُوْہُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ	خوش ہو۔ تو اسے نکاح دیدیا کرو تو فرمایا

وَاِنْ كَانَ دَنِيًّا فِيْ نَسَبِهٖ قَالَ اِذَا جَاۤءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهٗ وَدِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (تہذیب الاحکام ص ۳۹۵ ج ۷)

پس میں عرض کیا اے اللہ کا رسول اگرچہ وہ نسب میں کم کیوں نہ ہو فرمایا جب آئے تمہارے پاس شخص مذکور تو اسے نکاح دیدو بیشک تم اگر ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ اور فساد برپا ہوگا۔

ہر شخص ذی شعور اپنی اولاد کے لیے دعائے خیر اور تمنائے خیر رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ (الایۃ پ ۱۹ س الفرقان) (ترجمہ مقبول)

ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری ازواج کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت کر۔

اور پھر رحمت اللعالمین اپنی اولاد کے لئے خیر کیسے نہ سوچ سکے جس کی شان ہے۔

لَقَدْ جَاۤءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ ۱۱ توبہ)

ترجمہ:۔ بیشک تمہارے پاس ایک ایسا رسول تمہارے ہی ابنائے جنس سے آیا ہے کہ جو تم کو ناگوار ہے وہ اس کو بھی شاق ہے اسکی سب سے بڑی خواہش تمہاری نسبت یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ مومنین پر بہت نرم دل اور مہربان ہے۔

امت کے لئے تو یہ فرماتے ہیں کہ کسی کو اپنی لڑکی نکاح میں دینے کی شرط صحیح دین اور پسندیدہ سیرت ہے اور اپنی اولاد کے لئے کیسے ان چیزوں کا خیال نہ فرمایا خصوصاً جبکہ اپنی بیٹی حضرت ام کلثومؓ جنگ بدر کے بعد ربیع الاول ۳ھ میں حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے رہے ہیں اور حضرت زینبؓ ۷ھ ماہ محرم میں دوبارہ حضرت ابوالعاص کو دے رہے ہیں۔ جبکہ وہ مدینہ شریف میں ہجرت کر کے تشریف لے آئے تھے۔ اور اسلام قبول کیا (الاصابۃ صفحہ ۳۱۲ ج ۴ باب الزاء ذکر زینبؓ)

خدانخواستہ یہ لوگ اگر منافق تھے تو پھر انہیں شرف دامادی سے آغوش نبوت میں کیوں نوازا جا رہا ہے اگر اہل تشیع کا کہنا کہ یہ منافق تھے بجا ہے تو منافقوں والا سلوک ان سے کیوں نہیں کیا گیا حالانکہ قرآن مجید میں ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (الآیۃ پ ۱۰ س توبہ ع ۹)	ترجمہ:۔ اے نبیؐ کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو (ترجمہ مقبول)
وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ پ ۱۰ س توبہ ع ۱۱	ترجمہ:۔ اور اے رسول جب ان میں سے کوئی مر جائے تو تم کبھی اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ترجمہ مقبول)

جن پر اتنی سختی کا حکم ہے جنازہ اور دعا تک کی اجازت نہیں اور پھر

نبی کا شان ہے ۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ترجمہ:- اور بیشک تمہارا خلق

پ۲۹ س ن ع۱ بڑھا ہوا ہے ۔

کہ نبیؐ کی سیرت کا ایک قدم بھی قرآن پر عمل سے اِدھر اُدھر نہیں ہل سکتا تو ایسوں کو نبیؐ اس اعلانِ سختی کے بعد اپنی پیاری اور پاک بیٹیں کبھی نکاح میں نہیں دے سکتے ۔ بلکہ تینوں بزرگ حضرت عثمان رضؓ حضرت علی رضؓ حضرت ابوالعاصؓ اپنے اپنے وقت میں اسلام کے اظہار و اعلان کے بعد محبوب ترین سرورِ کائنات تھے اور جیسی مقدس اور پاک باز صاحبزادیں تھیں ویسے ہی ان کے خاوندوں کا انتخاب ہوا جیساکہ قرآنِ حکیم میں ہے ۔

وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ (پ۱۸ س نور ع۲)

ترجمہ:- اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے وہ لوگ اس سے پاک ہیں جو یہ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ۔

اَی الطیبات من النساء للطیبین من الرجال والطیبون من الرجال للطیبات من النساء

ترجمہ:- امام باقر اور جعفر صادق سے روایت ہے کہ طیبون سے پاکیزہ جوان اور طیبات سے پاکیزہ

عن الباقر والصادق فی المجمع — عورتیں مراد ہیں ۔
(تفسیر الصافی ص ۱۶۳ ج ۲)

عقیدہ اہل السنۃ والجماعت

قرآن حکیم کی تصریح نبی علیہ السلام کی توضیح حضرت علی کی تلویح امام باقر وجعفر صادق کی تبیین حضرت ابن عباس کی تثبیت ، کلینی کی تحریر اور امام مہدی کی تصدیق کہ آنحضرت کی چار صاحبزادیاں ، بی بی زینب ، بی بی رقیہ بی بی ام کلثوم اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں ، جنہوں نے سایۂ عطوفت ورحمت نبوت میں پرورش پائی اور سایۂ رأفت میں ان کے نکاح ہوئے اور اہل السنۃ والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے جس میں کسی سُنی کا کوئی اختلاف نہیں بطور نمونہ چند حوالے درج ذیل ہیں ۔

وَاَوْلَادُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ ثَلَاثَۃٌ ذُکُوْرٌ وَاَرْبَعَۃٌ اِنَاثٌ عَلَی الصَّحِیْحِ وَتَرْتِیْبُھُمْ فِی الْوِلَادَۃِ اَلْقَاسِمُ وَھُوَ اَوَّلُ اَوْلَادِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَیْنَبُ ثُمَّ رُقَیَّۃُ ثُمَّ فَاطِمَۃُ ثُمَّ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰہِ	ترجمہ :۔ صحیح قول پر حضور علیہ السلام کی اولاد تین فرزند اور چار بیٹیاں تھیں کل سات تھے اور پیدا ہونے میں ترتیب یہ ہے حضرت قاسم سب سے پہلے بیٹے اس کے بعد بی بی زینب پھر رقیہ پھر بی بی فاطمہ پھر بی بی ام کلثوم پھر عبداللہ اور ان کا لقب طیب اور طاہر ہے یہ دو نوں

Scanned by CamScanner

وَهُوَ الْمُلَقَّبُ بِالطَّيِّبِ وَبِالطَّاهِرِ
فَهُمَا لَقَبَانِ لِعَبْدِ اللّٰهِ لَا اسْمَا
شَخْصَيْنِ مُغَايِرَيْنِ لَهُ وَكُلُّهُمْ
مِنْ سَيِّدَتِنَا خَدِيجَةَ وَالسَّابِعُ
إِبْرَاهِيمُ مِنْ مَارِيَةَ قِبْطِيَّةِ
هٰذَا (كفاية العوام ص ۸۳، ۸۴)

حضرت عبداللہ کے لقب ہیں دو شخصوں
کے نام نہیں اور یہ سارے سیدہ خدیجہ
الکبریٰؓ کے بطن سے ہیں اور ساتویں
سیدنا ابراہیمؓ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں

ما اعجب ما قال :-

أَوْلَادُ طٰهٰ قَاسِمٌ فَزَيْنَبُ ۔۔۔ رُقَيَّةُ ذَاتُ الْجَمَالِ الْبَاسِمَةُ
فَأُمُّ كُلْثُومٍ فَفَاطِمٌ ۔۔۔ فَعَبْدُ اللّٰهِ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ الْخَاتِمَةُ
وَأُمُّهُمْ خَدِيجَةُ إِلَّا إِبْرَاهِيمُ ۔۔۔ فَأُمُّ مَارِيَةُ كُنْ عَالِمَةً

(كفاية العوام ص ۸۵)

وَأَجْمَعُوا أَنَّهَا وَلَدَتْ لَهُ أَرْبَعَ
بَنَاتٍ كُلُّهُنَّ أَدْرَكْنَ الْإِسْلَامَ
وَهَاجَرْنَ وَهُنَّ زَيْنَبُ وَفَاطِمَةُ
وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَأَجْمَعُوا
أَنَّهَا وَلَدَتْ لَهُ ابْنًا يُسَمَّى الْقَاسِمَ
وَبِهِ كَانَ يُكْنَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ
فِيهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ ۔

الاستيعاب في اسماء الاصحاب صفحہ ۲۸۱ ج ۲ باب الخاء
تذکرہ خدیجۃ الکبریٰؓ مؤلفہ حافظ ابو عمر یوسف

ترجمہ :- اور اجماع ہے اس بات پر
کہ بی بی خدیجہ نے نبیؐ کیلئے چار بیٹیاں
جنیں سب کی سب کو اسلام نصیب ہوا
اور ہجرت اور وہ یہ ہیں زینبؓ، فاطمہ
رقیہ، ام کلثوم اور اس امر پر بھی اجماع
ہے کہ بی بی خدیجہؓ نے حضور کے لئے بیٹا
جنا جس کا نام قاسم تھا اور اسی کے نام سے
آپکو ابوالقاسم کہتے ہیں اور یہ ایسا مسئلہ
ہے جس میں اہل علم میں سے کسی کا کوئی
اختلاف نہیں ۔

Scanned by CamScanner

خلاصہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عقیدہ کارگر ہوگا جو اس کی سچی کتاب اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں ہوگا اور بحمداللہ چونکہ اہل سنت کا قرآن وحدیث صحیحہ پر ایمان ہے تو جو کچھ ان کتابوں میں ہے عین وہی فرامین عالیہ کی ترجمانی ہے بخلاف روافض کے کہ زبان پر کچھ، دل میں کچھ اور کتاب میں کچھ اگر ان کے زبانی دعوے بجا ہیں تو کم از کم ایک امام معصوم سے صحیح سند کیساتھ حوالہ لے آئیں، نہ آج تک لا سکے ہیں اور نہ لا سکیں گے لیکن چونکہ بے چاروں کے پاس من گھڑت دین ہے نہ اعتماد کتاب پر، نہ امام کے فرمان پر، زبانی کلامی دعوؤں سے قوم کو پھسلانا ہے اور تجوریوں کو دنیا دنی سے پُر رکھنا ہے اگر ارادہ حق سمجھنے کا ہوتا تو کم از کم اپنوں کی تو مانے لیتے ع میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

سوالات بر اہل تشیع از اہلسنت والجماعت

سوال ۱: اگر نبی ؐ کی صرف ایک بیٹی تھی تو قرآن حکیم میں وَ بَنَاتِكَ کا کیا ترجمہ کرو گے۔

سوال ۲: اگر آپ کے ہاں جمع تعظیم کے لئے ہے تو ذرا کسی اپنے امام سے معتبر سند کے ساتھ حوالہ پیش فرما دیں۔ پھر بَنَاتِكَ میں نبیؐ کے لئے صیغہ کاف خطاب واحد کا اور بی بی فاطمہ کے لئے جمع کا کیا یہ نبیؐ سے فضیلت نہیں۔

Scanned by CamScanner

سوال ۳ نیز ترجمہ مقبول میں (بیٹیوں) معنی کیوں لکھا ہے)
اور اسے آپ کی تاویل کیوں نہ سوجھی)

سوال ۴ پھر جمع مؤنث سالم غیر معرف باللام کا اطلاق واحدہ پر بالکل وضع کے خلاف ہے صیغہ جمع کا واحد پر اطلاق تعظیماً ضمائر میں عام جمع معرف باللام میں نادر۔ اور اس کے علاوہ عدیم الوقوع ہے ایسا تحریفی معنیٰ آپ کو کیوں سوجھا ہے۔

سوال ۵ اگر یہ معنیٰ ہے تو امام باقر کا فرمان " سائر بنات "(آپ کی تمامی بیٹیں) مع لفظ سائر کے کس تحریف کا شکار ہو گا۔

سوال ۶ اور پھر امام جعفر صادق کا صراحۃً ایک ایک بیٹی کا نام لیکر چار کا تعین فرمانا اور حضور کو ابو البنات کہنا (بیٹیوں کے باپ) یہ کس ذاکر کی آنکھ مچولی کا شکار ہو گا۔

سوال ۷ اگر ایک بیٹی تھی تو اصول کافی (جو کہ مذہب شیعہ کی بنیادی کتاب ہے) میں صراحۃً حضور کی جو چار بیٹیں لکھی ہوئی ہیں یہ کس مذہب کی ترجمانی ہے

سوال ۸ اگر مصنف کی غلطی ہے تو امام مہدی نے جبکہ آپ کے نزدیک عالم الغیب ہیں۔ پوری کتاب کی کیوں تصدیق فرمائی۔

سوال ۹ اگر امام مہدی تصدیق فرماتے ہیں تو آپ کی دل میں کیوں کڑھن ہے۔

سوال ۱۰ اگر ایک بیٹی تھی تو حضرت علیؓ نے حضرت عثمان رضؓ کو

Scanned by CamScanner

دامادیٔ رسولؐ سے کیوں مخاطب کیا۔

سوال ۱۱ اگر آپ کی ایک بیٹی تھی تو حضرت ابن عباسؓ کو چار بیٹیں کیسے نظر آ گئیں۔

سوال ۱۲ جب حضور علیہ السلام اپنے لئے چار بیٹیں فرماتے ہیں اور شیعی ذاکر انکار کرنے اور ڈینگس مارنے سے کیوں باز نہیں آتا۔ یہ کس کی فرحت کا سامان بنا رہا ہے۔

سوال ۱۳ اگر اس حدیث کی سند پر اعتراض ہے تو ملا باقر مجلسی مجتہد مذہب شیعہ در حدیث معتبر از امام جعفر صادق حیات القلوب جلد ۲ ص ۸۷ کیوں فرماتے ہیں یعنی اس حدیث کو وہ کیوں معتبر کہتے ہیں۔

سوال ۱۴ اگر رقیہؓ اور ام کلثوم آپ کی حقیقی بیٹیں نہیں ہیں تو انہیں درود میں بنت نبیک و بنت نبیک کیوں کہا گیا ہے اور پھر فاطمۃ الزہراؓ کی طرح ان پر درود بھیجنے کا حکم کیوں ہے۔

سوال ۱۵ تالیف قلبی کی کیا تعریف ہے۔

سوال ۱۶ تالیف قلبی کے لئے کس کافر یا منافق کو نبیؐ اپنی بیٹی دے سکتا ہے۔

سوال ۱۷ اگر بالفرض دے سکتا ہے تو اسلام میں ذاتی خوبی کیا رہی

سوال ۱۸ پھر کیا عیسائیت سے مشابہت نہ ہو گی جو اپنے مشن کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

سوال ۱۹ اگر خارجی کہے کہ حضرت علیؓ کو تالیفاً رشتہ دیا گیا تھا

Scanned by CamScanner

تو کیا جواب ہو گا۔

سوال نمبر ۲۰ اگر تالیف نہیں دے سکتا تو حیات القلوب ج ۲ ص ۵۸۹ کی عبارت مندرجہ ذیل کا کیا مطلب ہے۔

گر دختر بایشان دادہ باشد بنابر آں کہ در ظاہر مسلمان بودہ است و دلالت نمے کند بر آنکہ در باطن کافر بودہ است و تالیف قلب ایشان و دختر خواستن از ایشان در ترویج دین اسلام و اعلاء کلمہ حق مدخلیت عظیم داشت۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۸۹)

ترجمہ: ظاہر میں چونکہ مسلمان تھے اس لئے انہیں بیٹیاں دیں یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ وہ اندر میں کافر تھے اور ان کی تالیف قلبی اور ان سے بیٹی لینا یا ان کو بیٹیاں دینا اسلام کو رواج دینے اور کلمہ حق کو بلند کرنے میں بڑا دخل تھا۔

سوال نمبر ۲۱ سید کسے کہتے ہیں قرآن یا صحیح حدیث سے اس کی تعریف نقل فرما دیں۔

سوال نمبر ۲۲ حضرت علی سید تھے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۳ نسب اور سیادت ماں کی جانب سے ہوتی ہے۔ یا باپ کی جانب سے، اگر باپ کی جانب سے ہے تو حضرت ابوطالب کے باقی اولاد حضرت جعفر صادق، حضرت عقیل وغیرہ کیوں سید نہیں اور حضرت علیؓ کے باقی بیٹے کیوں سید نہیں۔

سوال نمبر ۲۴ اور اگر ماں کی طرف سے ہے تو امام زین العابدین جبکہ

اسکی والدہ بی بی شہر بانو ہیں اور موسیٰ کاظم سے رگا کہ امام مہدی تک ہر ایک کی ماں ام ولد ہے یہ سب سید کیسے ٹھہرے۔

سوال ۲۵ شانِ علیؓ زیادہ ہے یا شانِ فاطمہؓ عجب کہ حضرت علیؓ کے والد ابو طالب اور والدہ فاطمہ بنت اسد اور بی بی فاطمہؓ کے والد محمد رسول اللہ ؐ اور والدہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ ہیں جنہیں میں ایمان کے ہوتے ہوئے جو نسبی رفعت اور شان بی بی فاطمہؓ کو نصیب ہے وہ حضرت علیؓ کو حاصل نہیں۔

سوال ۲۶ صرف پنجتن پاک کی رٹ کفر ہے اور خود کو پنجتنی کہنا۔ کیا خدیجہ پاک نہیں تھیں ۔ کیا خاتون جنت نہیں تھیں۔ کیا بنت النبیؐ کی ماں نہیں تھیں کیا حسنین کی نانی نہیں تھیں۔ پھر چھ کے بجائے پنجتن کیسے۔

سوال ۲۷ بی بی خدیجہؓ کا شان زیادہ ہے یا بی بی فاطمہؓ کا اگر بی بی فاطمہؓ کا شان زیادہ ہے تو دلیل مطلوب ہے بشرطیکہ قرآن یا صحیح حدیث ہو۔ اور ماں سے شان میں کیسے بڑھیں۔

اگر شان خدیجہؓ کا زیادہ ہے تو بجائے فاطمہؓ کے پنجتن میں بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو داخل کرنا چاہیئے۔

سوال ۲۸ حضرت حسنؓ کا شان زیادہ ہے یا حسینؓ کا اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا شان زیادہ ہے تو پھر ان سے اندلہ کھاتے عداوت کیوں ؟

آخری گذارش

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحکمۃ ضالۃ المومن کہ حق وسچ کی بات مومن کے گھر کی چیز ہے جہاں کہیں اور جب بھی ملے اسے اپنی سمجھتے ہوئے بڑی تڑپ سے لے لیتا ہے۔ بنا بریں اہل انصاف ان معروضات پر ضرور غور فرمائیں گے اور گروہ بندی سے بالاتر ہو کر حق کو سمجھنے اور لینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔ بلکہ تاریخ کے منصفین کی صف میں پیش پیش رہ کر تاریخ میں سنہری حروف سے اپنا نام منقش کرائیں اللہ تعالی صحیح دین وایمان پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور۔

ابو الفتح محمد یوسف عفی عنہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ فاروق اعظم

سیتارام روڈ سرگودھا شہر